

131475-کفریہ الفاظ زبان پر لانے سے مرتب ہونے والے نتائج

سوال

میں چند نوجوانوں کے ساتھ مل کر اپنے گھر میں شترنچ کھلی رہا تھا اور کسی غلطی پر ایک لڑکے نے کہا: "اگر اللہ تعالیٰ آسمان سے یہاں اتر آئے تو تب بھی یہ حرکت نہیں کر سکتے، چاہے اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر یہاں آجائے تو بھی یہ حرکت نہیں کر سکتے" [نحوہ باللہ] یہ بات سن کر میں کھڑا ہوا اور کہا: یہ بات غلط اور حرام ہے، اس نے یہی بات میرے سامنے متعدد بار دہرانی، تو میں نے کہا: یعنی اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی بات پر مصروف ہو تو میرے گھر میں دوبارہ مت آنا، تو اس نے کہا: ٹھیک ہے، اور میرے گھر سے چلا گیا۔ تو مجھے میرے دوستوں نے کہا: آپ نے اس کے ساتھ صحیح نہیں کیا، بندہ آپ کے گھر میں تھا، آپ کے لیے اس طرح اس کے ساتھ بات کرنا ضروری تو نہیں تھا۔ یہ بات حقیقت ہے کہ میں نے اس کے ساتھ یہ تعامل اللہ کے لیے کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ: کیا میں ذات باری تعالیٰ کے ساتھ استہزا سن کر خاموش رہوں، اور اپنا کوئی رد عمل نہ دوں؟ جیسے کہ میں نے اس واقعہ میں دیا ہے، اور میں کمزور ایمان کے درجے میں رہتے ہوئے اس اپنے دل میں ہی اس بات کو بر جانوں؟ سوال میں مذکور نوعیت کی بات زبان سے کرنے اور پھر اس پر اصرار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ میرے رد عمل کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

آپ کے دوست نے جو بات کی ہے بہت ہی سگین اور خطرناک بات ہے، کسی مسلمان کی زبان سے ایسے کلمات کا اداہونا بالکل روانہ نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہے؛ کیونکہ اس بات میں ذات باری تعالیٰ کی اہانت اور گستاخی ہے، اللہ تعالیٰ تو اس سیست ساری دنیا کو تھہ وبالا کرنے پر قادر ہے، وہ چاہے تو سب کو یک لخت ایک لفظ "کن" کہ کر بلک کر دے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾۔

ترجمہ: یقیناً جب وہ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اس کے لیے اس کا حکم صرف یہی ہوتا ہے کہ "کن" یعنی ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔ [یس: 82]

اسی طرح فرمایا:

﴿وَمَا تَهْرُو اللَّهُ عَنِ الْأَرْضِ بِمَا يَنْهَا قَبْصَنَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالشَّاءُوَاتِ مَطْوِيَاتٍ بِمَا يَنْهَا وَتَحْالَى عَنِ اِنْشَرِكُونَ﴾۔

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ایسی نہیں کی جیسی انہیں کرنی چاہیے تھی، حالانکہ ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لیپٹے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور لوگوں کے بنائے ہوئے شریکوں سے بالاتر ہے۔ [الزمر: 67]

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَاتَلُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَنْعَصُ أَبْنَى مَزِيمٍ قُلْ فَمَنْ يَكُلْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً إِنَّ أَرَادَ أَنْ يَنْكِثَ أَنْسُجَّ أَبْنَى مَزِيمٍ وَأَنْهَهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَلَلَّهُ تَكُلُ الشَّاءُوَاتِ وَالْأَرْضُ وَمَا يَنْهَا مَخْنَثُ بَيْشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْبِرٌ﴾۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور اس کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو بلک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمانوں اور زمین دو نوں کے درمیان کی کل بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے [المائدہ: 17]

• (ولئن سأقسم يقون إيمانك سوشي ونلقي قلن إيمان الله وآياته ورسوله لئن شهذلون لا تغزو واقف كفر ثم بعد أيام تهم).

ترجمہ: اور اگر آپ ان منافقین سے اس بابت پوچھیں گے تو وہ لازمی کہیں گے: ہم تو یہی ہنسی مزاح کر رہے تھے۔ آپ ان سے کہہ دیں: کیا اللہ تعالیٰ، اللہ کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تم مزاح کرتے ہو؟ [65] اپنے عذر لگاک مت پیش کرو، تم ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کفر کر لچکے ہو۔ [66] [النور: 65-66]

دوسم:

ایسی بات کرنے والے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگے، اپنے ایمان کی تجدید کرے، اور کلمہ شہادت دوبارہ پڑھے، اللہ تعالیٰ کی عظمت، جلالت اور کبریائی کا اقرار کرے، اگر وہ اپنی اس بات پر ٹھہرے توبہ نہ کرے تو وہ کافر، مرتد اور اسلام سے خارج ہے۔

سوم :

ہم نہیں سمجھتے کہ آپ نے رد عمل دیتے ہوئے کوئی غلطی کی ہے؛ کیونکہ غلطی کو غلط کہنا ضروری ہوتا ہے، اور سب سے بڑی غلطی ذات باری تعالیٰ کے بارے میں غیر مناسب الفاظ کا استعمال اور استہزا ہے، اس لیے ایسی بات سن کر وہ کنکی صلاحیت رکھنے والے کے لیے خاموش رہنا درست نہیں ہے۔ بلکہ حسب استطاعت روکنا لازم ہے، چاہے ہاتھ سے یا زبان سے روکے؛ کیونکہ محسن دل میں برافی کو برآ جانا صرف اسی وقت جائز ہے جب ہاتھ یا زبان سے روکنا ناممکن ہو، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے کہ: (تم میں سے جو

(49)

آپ کے دوستوں کو بھی یہی چاہیے تھا کہ وہ بھی اس بات سے روکتے، اور صریح کفر سے منع کرتے، لیکن ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت معمولی ٹھہری اسی لیے ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ناizza الفاظ اور کفر معمولی بن گیا۔

البیتہ یہ ممکن ہے کہ اگر آپ اسے اپنے گھر سے نکالنے کی بجائے اچھے امداز سے مات چیت کا موقع دیں، اور توہیر و استقفار، ندامت اور پرشانی کی دعوت دیں۔

لیکن اس بات کے امکانات ان کی موجودہ کیفیت کے سامنے بہت معمولی رہ جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ کھلیتے ہوئے ہونے والی غلطی کو توبہ داشت نہ کریں، لیکن ذات باری تعالیٰ کے متعلق خاموشی اختیار کریں۔

چہارم:

شترنج کھیلنے سے اگر واجات ہیسے کے نمازوں وغیرہ میں حرج یہاں ہو، کھل کے دوراں بھوٹ یا گلم گلوچ جیسا کوئی اور حرام کام بھی ہو تو تمام عملیے کرام کے ہاں شترنج کھینا حرام ہے۔

لیکن اگر شتر نج کھلیتے ہوئے واجب کاموں میں کو تابی نہ ہو، نہ سی کوئی اس میں حرام کام یا ماجاتا ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے۔

حضرت مولانا عبدالحفيظ علیہ السلام کا حجہ ملاحظہ کریں۔ (14095)

آپ سماں یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ شرط نجح کھلنے کی وجہ سے کس طرح کفر یہ کلمات درمیان میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

چنانچہ آپ سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اس کھلیل کو ترک کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے عمل کی توفیق، اور راہ راست کی دعا کرتے ہیں۔

واللہ اعلم